اپنی آمدنی کا ایک حصہ، اللہ کیلئے

مولانا محمد حنیف عبدالمجید

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص ایک جنگل میں تھا اس نے ایک بادل میں سے یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے اس آواز کے بعد وہ فوراً وہ بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں خوب پانی برسا اور وہ سارا پانی ایک نالے میں جمع ہو کر چلنے لگا یہ شخص جس نے آواز سنی تھی اس پانی کے پیچھے چل دیا وہ پانی ایک جگہ پہنچا جہاں ایک شخص کھڑا ہوا بیلچے سے اپنے باغ میں پانی پھیر رہا تھا اس نے باغ والے سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے انہوں نے وہی نام بتایا جو بادل میں سے سنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس سے پوچھا کہ تم نے میرا نام کیوں دریافت کیا اس نے کہا میں نے اس بادل میں جس کا پانی آرہا ہے یہ آواز سنی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دو۔ باغ والے نے کہا جب تم نے یہ سب کچھ کہا تو مجھے بھی کہنا پڑا کہ اس باغ کے اندر جو کچھ پیدا ہوتا ہے اس کے تین حصہ کرتا ہوں ایک حصہ یعنی تہائی تو فوراً اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے اہل وعیال کھاتے ہیں اور ایک تہائی اسی باغ کی ضرورت میں لگا دیتا ہوں۔ (مشکوۃ)

کس قدر برکت ہے اللہ کے نام پر صرف ایک تہائی آمدنی خرچ کرنے کی کہ پردہ غیب سے ان کے باغ کی پرورش کے سامان ہوتے ہیں اور کھلی مثال ہے صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا کہ باغ یہاں ایک تہائی پیداوار صدقہ کی تھی اور تمام باغ کے دوبارہ پھل لانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ اس حدیث شریف سے ایک بہترین سبق اور بھی حاصل ہوتا ہے وہ یہ کہ آدمی کو اپنی آمدنی کا کچھ حصہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کیلئے متعین کر لینا زیادہ مفید ہے اور تجربہ بھی یہی ہے کہ اگر آدمی یہ طے کر لے کہ اتنی مقدار اللہ کے راستے میں خرچ کرنے ہے تو پھر خیر کے مصارف اور خرچ کرنے کے مواقع بہت ملتے رہتے ہیں اور اگر یہ خیال کرے کہ جب کوئی کار خیر ہوگا اس وقت دیکھا جائے گا تو اول تو کار خیر ایسی حالت میں بہت کم سمجھ میں آتے ہیں اور ہر موقع پر نفس اور شیطان یہی خیال دل میں ڈالتے ہیں کہ یہ کوئی ضروری خرچ تو نہیں ہے اور اگر کوئی بہت ہی اہم ایسا کام بھی ہو جس میں خرچ کرنا کھلا خیر ہے تو اکثر موجود نہیں ہوتا اور موجودگی میں بھی اپنی ضروریات سامنے آکر کم سے کم خرچ کرنے کو دل چاہتا ہے اور اگر مہینے کے شروع میں ہی تنخواہ ملنے پر ایک حصہ علاحدہ کر کے رکھ دیا جائے یا روزانہ تجارت کی آمدنی میں سے صندوق کا ایک حصہ علاحدہ کر کے اس میں متعینہ مقدار ڈال دی جایا کرے کہ یہ صرف اللہ کے راستے میں خرچ کرنا ہے تو پھر خرچ کے وقت دل میں تنگی نہیں ہوتی کہ اس کو تو بہر حال وہ مقدار خرچ کرنا ہی ہے۔ بڑا مجرب نسخہ ہے جس کا دل چاہے کچھ روز تجربہ کر کے دیکھ لے۔

ابووائل کہتے ہیں کہ مجھ کو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے قریظہ کی طرف بھیجااور یہ ارشاد فرمایا کہ میں وہاں جاکر وہی عمل اختیار کروں جو بنی اسرائیل کاایک فرد کرتا تھا کہ ایک تہائی صدقہ کردوں اور ایک تہائی اس میں چھوڑدوں اور ایک تہائی ان کے پاس لے آؤں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ بھی اس نسخہ پر عمل فرماتے تھے۔